حضرت عیسیٰؑ کی دعوت بائبل اور قرآن کی روشنی میں موجودہ عیسائی مشن و تبشیر کا تقابلی مطالعہ

A Comparative Study of Jesus' Call in the Light of the Bible and Qur'an and Current Christian Mission and Evangelism

ڈاکٹر سمیع الحق[i] ڈاکٹر محمد اکرام اللہ[ii] ڈاکٹر محمد کامران[iii]

Abstract

The following article provides a comparative study of Jesus call in the light of the Bible and the Qur'an, along with a comparative study of the current Christian mission and evangelism with Jesus' call. The Qur'an repeatedly refers to the clear teachings of Jesus (PBUH) which clearly explain the doctrine of Tawheed and Prophet hood and the Hereafter. The mission of Jesus (PBUH) in the present Gospel is not explained in the same way as it is presented in the Qur'an. He was convinced of the worship of Allah, it is clear from his instructions. we will briefly review the teachings of Jesus (PBUH) in the Qur'an and his teachings in the present Gospel, which will make it clear what his original teachings were and how modern Christianity is operating.

Keywords: Christian mission, Bible, Qur'an, comparative study

تمہید

قرآن کریم جہاں سابقہ انبیاء کی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے وہاں ان انبیاء کی تعلیمات کا ذکر بھی کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کے مختلف سورتوں میں حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ پر اللہ تعالیٰ نے انجیل نازل فرمائی تھی۔ ابن کثیر نے ابن جریر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جب آپؑ پر انجیل نازل ہوئی تو آپؑ کی عمر تیس سال تھی اور نبوت کے تین سال بعد اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو آسمان پر اٹھالیا۔

قرآن کریم نے واضح طور پر بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی دعوت بھی بعنیہ وہی تھی جو دیگر سابقہ انبیاء کرام کی تھی۔ عصر حاضر کی مسیحت نے حضرت عیسیٰؑ کی دعوت اور مشن کو اس طرح بیان نہیں کیا ہے جس طرح قرآن مجید نے وضاحت کی ہے۔

زیر نظر مقالہ میں حضرت عیسیٰؑ کی دعوت بائبل اور قرآن کی روشنی میں تقابلی مطالعہ کے ساتھ ساتھ موجودہ عیسائی مشن و تبشیر کا بھی حضرت عیسیٰؑ کی دعوت سے تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

---

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل، دیر

ii اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجس سٹڈیز، دی یونیورسٹی آف ہری پور، ہری پور

iii اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجس سٹڈیز، دی یونیورسٹی آف ہری پور، ہری پور

بنیادی سوالاتِ تحقیق

زیرِ نظر مقالہ میں درج ذیل سوالات کے جوابات ڈھونڈنے کی کوشش کی گئی ہے:

- بائبل اور قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کے کن مراحل کا تذکرہ کیا گیا ہے؟
- عصرِ حاضر میں عیسائی مشن و تبشیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کے کن پہلوؤں پر عمل پیرا ہے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید میں عیسیٰؑ کی پیدائش معجزانہ اور بغیر باپ کے بیان کی گئی ہے حضرت مریمؑ زچگی کے مخصوص حالات میں دور پردے میں چلی گئی۔لوگ حیران ہوگئے جب وہ ایک بچہ گود میں اٹھائے بغیر کسی ندامت کے چلی آرہی تھی تو یہودیوں نے الزام لگایا کہ تو نے غلط کام کیا ہے کیونکہ کہ انہوں نے ہارون کے گھرانے میں تقویٰ اور پرہیزگاری دیکھی تھی اور لوگوں کے خیال میں مریمؑ نے اس عزت کو خاک میں ملایا تھا[1]۔

حضرت مریمؑ اس کی وضاحت میں جو کچھ بھی کہتی لوگ کہاں قبول کرتے،انہوں نے بچے کی طرف اشارہ کیا:

فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا[2]

"بچے نے مریم کی طرف اشارہ کیا،سب کہنے لگے! ہم گود میں پڑے ہوئے بچے سے بات کیسے کریں۔(بچہ) بول اٹھا! میں اللہ کا بندہ ہوں،اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا ہے اور بابرکت کیا جہاں میں رہوں اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ ہوں اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور شقی نہیں بنایا۔"

یہاں سے یہ بات واضح معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے گود سے دعوت شروع کی تھی کیونکہ ان کا انداز بیان اس بات کی صفائی کے لیے نہیں ہے کہ میری ماں کیسی ہے بلکہ وہ فوراً یہ کہتا ہے:

"میں اللہ کا بندہ ہوں۔
مجھے نبی بنا کر کتاب دی گئی ہے۔
نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔
ماں کا حق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔"

بندگی رب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کے بارے میں قرآن میں ارشاد ہے:

وَلَمَّا جَاءَ عِيسَى بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ[3]

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ[4]

"اور جب عیسیٰ واضح دلیلیں لے کر آیا تھا تو اس نے کہا تھا پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو"۔ "بے شک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے سو اسی کی بندگی کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔"

یہی دعوت ہے جو تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کو دے چکے ہیں، سورہ مریم میں حضرت عیسی علیہ السلام کی یہی دعوت بتائی گئی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو توحید اور ایک رب کی بندگی کی طرف بلایا تھا۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن میں حضرت عیسی علیہ السلام کی دعوت کے دو نکات بتاتے ہیں اور لکھتے ہیں:

"ایک یہ کہ اقتدار اعلیٰ جس کے مقابلے میں بندگی کا رویہ اختیار کیا جائے اور جس کی اطاعت پر اخلاق اور تمدن کا پورا نظام قائم ہوتا ہے صرف اللہ کے لیے مختص کیا جائے۔"

"دوسرا یہ کہ انسانی زندگی کو حلت و حرمت اور جواز و عدم جواز اس کی پابندیوں سے جکڑنے والا قانون اور ضابطہ صرف اللہ کا ہو دوسروں کے عائد کردہ قوانین نین منسوخ کر دیے جائیں[5]۔"

اطاعت رسول

اللہ تعالی نے اپنے زمانے کے ہر نبی کی اطاعت کو لازمی قرار دیا ہے ہر نبی نے اپنی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا ہے کیونکہ نبی کی اطاعت نہ ہونے کی صورت میں اللہ کے احکامات پر کس طرح عمل ہو گا۔

پیغمبر جو بھی کہتا ہے وہ اللہ کا بتایا ہوا کہتا ہے اس وجہ سے ہر پیغمبر کی اطاعت اپنے زمانے کی امت پر لازم ہوتی ہے ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو یہی دعوت دی تھی۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاَطِيْعُوْنِ[6]

"اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔"

آسمانی کتاب کا مالک ہونا

قرآن میں اللہ تعالی بیان فرماتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے ایک آسمانی کتاب انجیل عطا فرمائی تھی۔

وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ [7]

"اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی۔"

قرآن میں کئی بار اس بات کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو انجیل نامی کتاب دی گئی تھی جس میں احکام تھے ان کی قوم سے کہا گیا تھا کہ اس پر عمل کرو۔

آسمانی کتاب میں حلت و حرمت کا بیان اور تصدیق تورات

انبیاء کی بعثت کا ایک مقصد قانون الٰہی کی پابندی ہوتی ہے لوگوں کی خود ساختہ شریعت کا خاتمہ ہوتا ہے بنی اسرائیل نے بھی من مانے قوانین بنا رکھے تھے اور ان کے مذہبی گروہوں نے خود ساختہ شریعت بنائی تھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو الٰہی شریعت بتائی تھی۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ[8]

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ[9]

"اُس نے تجھ پر یہ سچی کتاب نازل فرمائی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اُسی نے اس کتاب سے پہلے تورات اور انجیل نازل فرمائی"۔ "اور مجھ سے پہلی کتاب جو تورات ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور تاکہ تم کو وہ بعض چیزیں حلال کردوں جو تم پر حرام تھیں، اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں، سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔"

اس آیت کے ذیل میں حافظ عماد الدین ابن کثیر لکھتے ہیں:

"اس سے مراد یا تو بعض وہ چیزیں ہیں جو بطور سزا اللہ تعالی نے ان پر حرام کی تھی یا پھر وہ چیزیں ہیں جو ان کے علماء نے اس اجتہاد کے ذریعے اے ان پر حرام کی تھی اور اجتہاد میں ان سے غلطی کا ارتکاب ہوا تھا۔ عیسیٰؑ نے اس غلطی کا ازالہ کر کے انہیں حلال قرار دیا[10]۔"

لیکن یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تورات کے منسوخ کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا ہے بلکہ اس بات کی تصدیق کی ہے کہ تورات اللہ کی کتاب ہے اور یہ بات پہلے گزر گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ میں تورات کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ مکمل کرنے کے لئے آیا ہوں۔ لہذا تورات کی تکمیل یہ تھی کہ لوگوں نے اپنی طرف سے احکام بنائے تھے ان کا ازالہ کیا جائے۔

بنی اسرائیل کی طرف رسول

قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو بنی اسرائیل کے لئے قرار دیا گیا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ اس وقت جو قوم راہ ہدایت سے اس کے باوجود ہٹ رہی تھی کہ ان کے پاس لکھی ہوئی تورات تھی۔ لہذا ان کی اصلاح کے لئے ایک بڑے معجزے والے پیغمبر کی ضرورت تھی اور تمام حجت کے بعد اس قوم پر عذاب الٰہی کا آنا تھا۔ اس لیے فرمایا:

وَرَسُولًا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ

"اور اس کو بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجے گا (اور وہ کہے گا) بے شک میں تمہارے رب کی طرف سے۔"

نبی ﷺ کی بشارت

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِى اِسْرَآئِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُه اَحْمَدُ[11]

"اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! بے شک میں اللہ کا تمہاری طرف رسول ہوں (اور) تورات جو مجھ سے پہلے ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہو گا۔"

بائبل میں کچھ شواہد ایسی ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آنے پر بالکل یقین کرتے ہیں ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

"اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمھارے ساتھ رہے یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ اسے دیکھتی ہے نہ جانتی ہے۔ تم اسے جانتے ہوں کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہے[12]۔"

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیوں کہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں[13]۔"

حضرت عیسیٰؑ کی دعوت بائبل کی روشنی میں

درحقیقت حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کے بھیجے گئے تھے۔ چونکہ بنی اسرائیل کے ساتھ سابقہ شریعت تھی اس شریعت میں نماز، زکوٰۃ اور والدین کے حقوق درج تھے۔ بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کے احکام میں کوتاہیاں کرتے تھے۔ شریعت کو پس پشت ڈال دیا تھا اور معاشرتی برائیاں ان میں بری طرح پھیل گئی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ انہیں توبہ کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ اس بات کے کلی ثبوت یوحنا نبی کے وہ اقوال ہیں جن میں وہ کہتا ہے کہ اب وہ بچے رہیں گے جو نیک اعمال کرتے ہیں اور برے اعمال والے ضرور سزا چکیں گے[14]۔

اناجیل کی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کے آنے کی خوشخبری یوحنا نبی نے دی تھی۔

"وہ یہودیہ کے بیابان میں منادی کرنے لگا۔"

"توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔"

"خداوندی راہ تیار کرو، اس کے راستے سیدھے بناؤ[15]۔"

تقریباً 30 سال کی عمر میں حضرت عیسیٰؑ نے یردن کے کنارے حضرت یوحناؑ سے بپتسمہ لیا[16]۔ یہیں سے وہ یوحنا سے الگ ہوگئے۔ جب ان کو اطلاع ملی کہ یوحنا کو شہید کر دیا ہے تو وہ شہر گلیل آگئے۔ یہیں سے انہوں نے اپنی دعوت کا آغاز کیا۔ وہ شہر گلیل کے مختلف علاقوں میں دعوت کے لیے چلے گئے اور یہ دعوت دیتے تھے کہ "توبہ کرو، آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے[17]۔"

توحید

حضرت عیسیٰؑ کی بعثت کے وقت بنی اسرائیل اپنے اخلاقی زوال کی گرفت میں تھے۔ بہت لمبے عرصے سے وہ ہر قسم کی برائیوں میں مبتلاء ہوگئے تھے۔ انفرادی اور اجتماعی اعمال کے عیوب و نقائص کا کوئی پہلو ایسا نہیں تھا جن سے وہ بچے ہوئے تھے۔ شرک تو ان کے اندر بالکل صحیح عقیدہ کی طرح داخل ہو چکا تھا۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے کئی انبیاء کرام بھیجے، حضرت الیاسؑ نے یہود کو بعل کی پرستش پر سخت ملامت کی انہیں توحید کا سبق یاد دلایا۔ توحید کی دعوت پر لوگ ان کے سخت مخالف ہوگئے۔

سامریہ کا اسرائیلی بادشاہ "اخی اب" نے صیدنیوں کے بادشاہ کی بیٹی "ایزبل" سے شادی کی تھی۔ "ایزبل" کے کہنے پر اور بیوی کی خوشی کے لیے وہ بعل کی پرستش یعنی اس کو سجدہ کرتا تھا اور اس کے نام کی قربانی کرتا تھا۔[18] حضرت الیاسؑ نے "اخی اب" کو اسبات پر ملامت کیا۔ بادشاہ نے اپنی مشرک بیوی کی خاطر ان کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے اپنی جان بچانے کے لیے "سینا" کے پہاڑوں میں پناہ لی۔[19] یہود نے میکاہ نبی اور زکریا نبی کو توحید کی اس دعوت پر قتل کیا[20]۔

انہی حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو نبی بنا کر بنی اسرائیل کی اصلاح کے لیے مبعوث فرمایا۔ انہوں نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی۔ ان کی دعوت توحید کے چند نمونے حسب ذیل ہیں:

"فقہیوں میں سے ایک نے۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے پوچھا کہ حکموں میں سے اول حکم کون سا ہے۔ یسوع نے جواب دیا کہ اول حکم یہ ہے: اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خدا ہے اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھو۔ فقہیہ نے اس سے کہا: اے استاد کا خوب تم نے سچ کہا کہ وہ ایک ہی ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں[21]۔"

یسوع نے جواب میں اس سے کہا! لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اس کی بندگی کر[22]۔"

"اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد و برحق کو اور یسوع کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں[23]۔"

جب لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ لیے تو انہوں نے ان کو خدائی صفات والا اور سب سے زیادہ نیک بندہ ٹھہرایا، اسی مناسبت سے حضرت عیسی علیہ السلام نے لوگوں کو اس بات سے منع کیا بلکہ یہ تعلیم دی۔

"تو مجھے نیک کیوں ٹھہراتا ہے نیک تو ایک ہی ہے اور وہ اللہ ہے[24]۔"

توحید کی ان واضح تعلیمات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو شرک سے بچانے کے لیے صاف الفاظ میں توحید کی تعلیم دی تھی۔

اقتدار اعلیٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا مقصد یہ بھی تھا کہ اہل حکومت تورات کے احکام پر عمل کریں اسی مقصد کے لئے انہوں نے لوگوں کو آسمانی بادشاہت کے نام سے اس پروگرام کا مقصد یہ بھی تھا کہ ان کی دنیاوی زندگی اور خدائی زندگی یعنی دین کے مطابق زندگی الگ الگ ہو گئی تھی اس خرابی کو دور کرنے کے لیے وہ ایک اصلاحی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے تاکہ اللہ تعالی کے احکامات کے تمام اصول اس میں نافذ ہو اسی چیز کو وہ آسمانی حکومت سے تعبیر کرتے تھے۔ مت کے مطابق آپؑ نے فرمایا:

"پس تم اس طرح سے دعا مانگو کہ اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے تیری بادشاہی آئے تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو[25]۔"

مندرجہ بالا تعلیمات سے واضح ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام خدا کی زمین پر خدا کا قانون نافذ کرنا چاہتے تھے اور خدا کی مرضی زمین میں تب پوری ہوگی جب خدا کے احکامات پر عمل ہو اسی انقلاب کے لیے حضرت عیسی علیہ السلام لوگوں کو تیار کرتے تھے۔

توریت کے متعلق تعلیم

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں، منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں ہو کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہر گز نہ مٹے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا۔"

"وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا لیکن جو ان پر عمل کرے گا اور ان کی تعلیم دے گا آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راست بازی فقیہوں میں اور فریسیوں کی راست بازی سے زیادہ نہ ہوگی تو تم آسمان کی بادشاہی میں ہر گز داخل نہ ہوگے[26]۔"

غصہ کے خلاف تعلیم

"تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں ہو کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصہ ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو اس کو احمق کہے گا وہ جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا۔ پس اگر تو قربان گاہ پر اپنی نظر گزارنا چاہتا ہو اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے بھائی کو مجھ سے کچھ شکایت ہے تو وہی قربان گاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کر تب آ کر اپنی نذر گزران۔"

"جب تک تو اپنے مدعی کے ساتھ راہ میں ہے اس سے جلد صلح کر لے۔ کہیں ایسا نہ ہو کے مدعی تجھے منصب کے حوالے کر دے اور منصف سپاہی کے حوالے کر دے اور تو قید خانہ میں ڈالا جائے میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تم کوڑی کوڑی ادا نہ کر دے گا و یاں سے ہر گز نہ چھوٹے گا[27]۔"

بدکاری کاری کی خلاف تعلیم

"تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ گناہ نہ کرنا لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی اور اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔ پس اگر تیری وہی آنکھ تجھے ٹوکر کھلائے تو اسے اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے اور اگر تیرا داہنا ہاتھ تجھے ٹوکر کھلائے تو اس کو کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے سارے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جنم نہ جائے[28]۔"

ازدواجی زندگی میں وفاداری اور راست بازی کے بارے میں تعلیم

"یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اسے طلاق نامہ لکھ دے لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سب سے چھوڑ دے اور وہ اس سے زنا کراتا ہے اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔ پھر

تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ جھوٹی قسم نہ کھانا بلکہ اپنی قسمیں خداوند کے لیے پوری کرنا لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ بالکل قسم نہ کھانا نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہے۔ نہ زمین کی کیونکہ وہ اس کے پاؤں کی چوکی ہے نہ یروشلم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے نہ اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تو ایک بال کو بھی سفید یا کالا نہیں کر سکتا[29]۔"

خیرات اور دعا کے بارے میں تعلیم

"خبردار اپنے راستبازی کے کام تمام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو، نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے تمہارے لئے کچھ اجر نہیں۔ پس اگر تو خیرات کرے۔۔۔۔۔ جیسا کہ ریاکار عبادت خانوں اور چوکوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی بڑائی کریں میں تم کو سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو خیرات کرے تو جو تیرا دوہناں ہاتھ کرتا ہے اسے تیرا بائیاں ہاتھ نہ جانے تاکہ خیرات پوشیدہ رہے اس طرح تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلے گا۔"

"اور جب تم دعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ بنو کیونکہ وہ عبادت خانوں اور بازاروں کی موڑ پر کھڑے ہو کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کو دیکھیں۔ میں تم کو سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو دعا کرے تو اپنی کوٹھڑی میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دعا کر، اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔ اور دعا کرتے وقت غیر قوموں کے لوگوں کی طرح بک بک نہ کرو کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بہت بولنے والے کے سبب سے ہماری سنی جائے گی۔"

"پس اس کی مانند نہ بنو کیونکہ تمہارا باپ تمہارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے کہ تم کن کن چیزوں کے محتاج ہو۔ پس تم اس طرح دعا کیا کرو کہ اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے تیری مرضی جیسے آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو ہمارے روز کی روٹی آج ہمیں دے اور جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کیا ہے تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ برائی سے بچا۔ کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔"

"اس لیے اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تمھارا آسمانی باپ بھ تم کو معاف کرے گا اور اگر آدمیوں کے قصور معاف نہ کروں گے تو تمھارا باپ بھی تمھارا قصور معاف نہ کرے گا[30]۔"

روزے کے بارے میں تعلیم

"اور جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ کہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور منہ دھو تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے، اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا[31]۔"

کینہ جوئی کے خلاف تعلیم

"تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور جو تیرا چوغہ لے اس کو کُرتا لینے سے بھی منع نہ کر۔ اور جو وئی تجھ سے مانگے اُسے دے اور جو تیرا مال لے لے اس سے طلب نہ کر[32]۔"

پڑوسی سے محبت کرنے کی تعلیم

"تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو تا کہ تم اپنے باپ کے آسمان پر بیٹے ٹھہرو کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور نادانوں پر مینہ برساتا ہے کیونکہ اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں سے محبت رکھو تو تمہارے لئے کیا اجر ہے؟ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے اور اگر تم اپنے بھائی ہی کو سلام کروں۔ تو کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے۔ پس چاہیے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے[33]۔"

دعا مانگنے اور امید کے متعلق تعلیم

"مانگو گے تم کو دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اسے ملتا ہے اور جو کوئی ڈھونڈتا اسے پاتا ہے اور جو کوئی کھٹکھٹاتا ہے اس کے واسطے کھولا جائے گا۔ تم میں ایسا کون سا آدمی ہے کہ اگر اس کا بیٹا اس سے روٹی مانگے تو وہ اسے پتھر دے یا مچھلی مانگے تو سانپ دے۔"

"پس جبکہ تم بڑے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا چاہتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا۔ پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے[34]۔"

حکومت الٰہی کی تعلیم

"پس تم اس طرح دعا مانگو کہ اے باپ تو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے تیری بادشاہت آئے تیری مرضی جیسے آسمان پر پوی ہوتی ہے زمین پر بھی ہو[35]۔"

"اے محنت اٹھانے والو! بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تمھیں آرام دوں گا۔ میرا جُوا اپنے اوپر اٹھالو اور مجھ سے سیکھو، کیونکہ کہ میں علیم ہوں اور دل کا فروتن۔ تو تمھاری جانیں آرام پائیں گی۔ کیونکہ میرا جُوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا[36]۔"

صبر کی تلقین

"جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوتا ہے اسے بچائے گا۔ جو تم کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔ اور جو نبی کے نام سے نبی کو قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائے گا اور جو راستباز کے نام سے راستباز کو قبول کرتا ہے وہ راستباز کا اجر پائے گا[37]۔"

"جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور روح کو قتل نہیں کرتے ان سے نہ ڈرو بلکہ ان سے ڈرو جو روح اور بدن دونوں کو جہنم میں ہلاک کر سکتے ہیں[38]۔"

حب دنیا سے اجتناب اور فکر آخرت کی دعوت

"اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو کر و جہاں کیڑا اور رنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور خیرات کرتے ہیں ہیں بلکہ اپنے لیے آسمان پر مال جمع کرو[39]۔"

"کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کہ ایک سے عداوت رکھے گا اور دوسرے سے محبت۔ یا ایک سے ملا رہے گا اور دوسرے کو ناچیز جانے گا تم خدا اور اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔ اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر

نہ کرو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پیئیں گے اور نہ بدن کی کہ کیا پہنیں گے۔ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں۔ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نا کاٹتے ہیں نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں پھر بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟ تم میں ایسا کون ہے جو فکر کر کے اپنے عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے؟ بڑھتے ہیں اور نہ محنت کرتے ہیں نہ کاٹتے ہیں پھر بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ سلیمان علیہ السلام بھی باوجود اپنی شان و شوکت کے ان میں سے کسی کی مانند پوشاک پہنے ہوئے نہ تھا۔

"پس جب خدا میدان کی گھاس اس کو جو آج ہے اور کل تندور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہنتا ہے۔ تو اے کم اعتقادو! تم کو کیوں نہ پہنائے گا تم سے پہلے اس کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کی تلاش کروں تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں مل جائیں گی [40]۔"

یہودی علماء و مشائخ پر تنقید

"فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن ان کے ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔ وہ ایسے بھاری بوجھ جن کا اٹھانا مشکل ہے باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھتے ہیں مگر آپ انہیں اپنی انگلی سے ہلانا بھی نہیں چاہتے۔ وہ اپنے سب کام لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں۔ اپنے تعویذ بڑے بناتے اور اپنی پوشاک کے کنارے جوڑے رکھتے اور ضیافتوں میں صدر نشینی اور عبادت خانوں میں اعلی درجہ کی کرسیاں اور بازاروں میں سلام اور آدمیوں سے ربی کہلانا پسند کرتے ہیں۔"

"اے ریاکار فقیہوں اور فریسیوں! تم پر افسوس ہے کہ آسمان کی بادشاہت لوگوں پر بند کرتے ہوں نہ آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے والوں کو داخل ہونے دیتے ہو۔"

"اے ریاکار فقیہوں اور فریسیوں! تم پر افسوس ہے کہ ایک مرید کرنے کے لیے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مرید ہو چکتا ہے تو اسے اپنے سے دوگناہ جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔"

"اے اندھی راہ بتانے والو! تم مچھر کو تو چھانتے ہو اور اونٹ کو نگل جاتے ہو۔"

"اے ریاکار فقیہوں اور فریسیوں! تم پر افسوس ہے تم سفیدی بھری ہوئی قبروں کی مانند ہو جو اوپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر اندر مردوں کی ہڈیاں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہیں اسی طرح تم بھی ظاہر میں تو لوگوں کو راست باز دکھائی دیتے ہو مگر باطن میں ریاکار اور بے دینی سے بھرے ہوئے ہو [41]۔"

عیب جوئی کے خلاف تعلیم

"عیب جوئی نہ کرو کیونکہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو اسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا۔ تو کیوں اپنی بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا اور جب تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو اپنے بھائی سے کیوں کر کہہ سکتا ہے کہ لا تیری آنکھ میں سے تنکا نکال دوں؟ اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال۔ پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح سے دیکھ کر نکال سکے گا۔"

" پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو ایسا نہ ہو کہ وہ ان کو پاؤں تلے روندے اور پلٹ کر تم کو پھاڑیں [42]۔"

موجودہ عیسائی مشن وتبشیر کا تقابلی جائزہ

عیسائیت دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے اور اس کے تبلیغی میشن کے دینا کونے میں موجود ہے اس مشن میں مسیح علیہ السلام کی شخصیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ موجودہ مشن ہر عیسائی کے پیش نظر ہوتا ہے۔ آئندہ سطور میں مختصراً حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق جدید تبشیری سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے۔

صلیب اور کفارہ

جدید عیسائی میشن میں عقیدہ صلیب اور کفارہ ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے اس عقیدے کا خلاصہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے جنت میں گناہ سرزد ہوا تھا۔ اس گناہ کا بوجھ انسانی سرشت میں داخل ہوا تھا۔ خداوند نے اپنے اکلوتے بیٹے کو انسانی شکل بھیج کر انسان گناہ کے کفارے میں اس کو صلیب دی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صلیب ابتدائی غلطی کی پاداش میں دی گئی ہے یا آئندہ گناہوں کی پاداش میں۔ آیئے اس سلسلے میں عہد نامہ جدید اور قدیم سے چند روایات نقل کرتے ہیں۔

"اس کا بیٹا ہوگا اور تو اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا[43]۔"

جب کہ عہد نامہ قدیم کی تعلیمات کچھ یوں ہیں:

"بیٹا اپنے باپ کے گناہوں کا بوجھ نہ اٹھائے گا[44]۔"

"اور جس نے کلام کی حقارت کی اور اس کے حکموں کو توڑ ڈالا اس کا گناہ اسی کے سر لگے گا[45]۔"

"بیٹوں کے بدلے باپ مارے نہ جائیں نہ باپ کے بدلے بیٹے مارے جائیں ہر ایک اپنے گناہ کے سبب سے مارا جائے گا[46]۔"

"جب کہ عیسی علیہ السلام نے ابتدائی دعوت میں توبہ کرنے کا حکم دیا ہے[47]۔ اور یوحنا توبہ کے لیے لوگوں کو پانی سے بپتسمہ دیتا تھا"[48]۔"

ایک سوال جو راقم کے ذہن میں بار بار آتا ہے اور دوران تحقیق مسیحی عالموں اور پادریوں سے پوچھا بھی ہے کہ عہد نامہ قدیم تو آپ کے نزدیک برحق اور تحریف سے بالکل مبرا ہے تو پھر اتنی بڑی کتاب میں عقیدہ کفارہ کا ذکر نہیں ہوا کہ انسان پیدائشی گناہگار ہے اور یہ گناہ اس کی پشت پر سوار تھا اور شاید کہیں ختم ہو۔ جبکہ مندرجہ بالا دلائل خود عہد نامہ قدیم سے ہیں لیکن مجھے کوئی مطمئن جواب نہیں ملا حضرت عیسی علیہ السلام نے توبہ کے لیے کہا ہے شاید آپ بھول گئے تھے کہ انسان توبہ سے پاک نہیں ہوتے بلکہ اس کے لئے قربانی کی ضرورت ہوگی اور قربانی کا بکرا خود بنے گے۔

عقیدہ تثلیث

گزشتہ صفحات میں عقیدہ توحید کو انجیل کے حوالوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ہم موجودہ عیسائی مشن میں عقیدہ توحید کے بجائے عقیدہ تثلیث دیکھتے ہیں موجودہ تمام عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تین اقانیم سے بنا ہے باپ بیٹا اور روح القدس اور یہ کہ تینوں الگ بھی خدا ہیں اور مل کر ایک خدا بھی بنتا ہے۔ یہ عقیدہ تقریباً عقل سے ماورا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسیحی حضرات اس پر ایمان لاتے ہیں اور زیادہ عقل کی کسوٹی پر اس کو نہیں تولتے ہیں۔

عقیدہ تثلیث بعد میں پیدا ہو گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خود حضرت عیسی علیہ السلام کی زبان سے یا جب تک وہ زندہ تھے کسی دلیل سے یہ بات ثابت نہیں کہ انہوں نے عقیدہ تثلیث کی تعلیم دی ہے۔ شاید وہ نبیوں کی تعلیم منسوخ کرنے نہیں بلکہ مکمل کرنے آئے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ تورات کا بڑا حکم اللہ تبارک و تعالیٰ کو ایک ماننا ہے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنا منع ہے۔ مقدس پطرس بھی ان الفاظ کی شہادت یوں دیتے ہیں:

"اے اسرائیلیو! یہ باتیں سنو کہ یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ان معجزوں، عجیب کاموں اور نشانیوں سے ثابت ہوا[49]۔"

شریعت کا خاتمہ

"حضرت عیسی علیہ السلام نے علی الاعلان کہا تھا کہ میں تورات کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ مکمل کرنے کے لئے آیا ہوں[50]۔"

اور پھر انہوں نے اپنے شاگردوں کو تورات پر عمل کرنے کی ہدایت ان الفاظ میں بیان فرمائی:

"اور جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا لیکن جو ان پر عمل کرے گا اور ان کی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا[51]۔"

لیکن "سینٹ پال" انجیل کی شریعت اور تورات کی شریعت ان الفاظ کے ساتھ منسوخ کرتا ہے۔ "مسیحی ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا، کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے[52]۔"

"ایمان کے آنے سے بیشتر شریعت کی ماتحتی میں ہماری نگہبانی ہوتی تھی۔ اور ایمان کے آنے تک جو ظاہر ہونے والا تھا ہم اس کے پابند رہے ہیں مسیحی شریعت کے پہنچانے تک ہمارا استاد بنا، تاہم ایمان کے سفر سے راستباز ٹھہرے جب ایمان آچکا ہے تو ہم استاد یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے ماتحت نہ رہے[53]۔"

"مگر میں کہتا ہوں کہ روح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پورا نہ کروں گی کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف اور یہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں تاکہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو اور اگر تم روح کی ہدایت سے چلتے ہو تو شریعت کی ماتحت نہیں رہے[54]۔"

مقدس پال نے شریعت کو منسوخ کر دیا کیوں کہ ان کا اختیار حضرت عیسی علیہ السلام سے بڑا نظر آتا ہے یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں محبت، ایمان اور روحانیت کی تعلیم دی جاتی ہے لیکن شریعت کے موافق چلنے کی تعلیم نہیں دی جاتی ہے موجودہ عیسائی مشن و تبشیر حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی تعلیم کو زیادہ پھیلاتے ہیں کسی کے ساتھ لڑنا نہیں بلکہ چہرہ دوسری طرف پھیر دو۔

ختنہ کی منسوخی

شریعت موسوی میں ایک اہم حکم جو حضرت ابراہیمؑ کے دور سے چلا آرہا تھا ختنہ کا حکم تھا۔ عہد نامہ قدیم میں ہے:

"اور میرا عہد جو میرے اور تیرے درمیان اس کے بعد تیری نسل کے درمیان ہے اور جسے تم مانو گے تو سو یہ ہے کہ تم سے ہر فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے[55]۔"

"اور آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کیا جائے[56]۔"

حضرت عیسی علیہ السلام کا ختنہ بھی موسوی شریعت کے مطابق ہوا تھا۔ بعد میں سینٹ پال نے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور اپنے مقدس خط میں لکھا:

"دیکھوں میں پولس تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم ختنہ کرواؤ گے تو مسیح سے تم کو کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ ہم تو روح کے باعث ایمان سے راستبازی کے منتظر ہیں اور مسیح یسوع میں نہ تو ختنہ کا کچھ کام ہے نہ مختونی مگر ایمان جو محبت کی راہ سے اثر کرتا ہے[57]۔"

شاید مقدس پال لوگوں کو کثرت سے عیسائیت میں داخل کرنا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے شریعت کا خاتمہ کر دیا ختنہ کا خاتمہ کر دیا، کفارہ کا عقیدہ بنایا تاکہ لوگ آسانی کے ساتھ عیسائیت میں داخل ہو جائیں جدید عیسائی مشن بھی انہیں تعلیمات کو کو پھیلاتے ہیں۔

دین اور دنیا میں جدائی

یہود حضرت عیسی علیہ السلام کو نبی برحق نہیں مانتے تھے حضرت عیسی علیہ السلام سے خلاصی کے لئے یہود کے مذہبی علماء نے ایک چال چلی۔ انہوں نے کوشش کی کہ حضرت عیسی علیہ السلام قیصر روم کے خلاف بیان دیں اور قیصر روم انکے خلاف کارروائی کرے۔ اسی سازش کے تحت علماء یہود حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہیں عیسی علیہ السلام نے ان کی شرارت جان کر ان سے کہا! مجھے جزیہ کا سکہ دکھاؤ۔ وہ دینار اس کے پاس لے آئے پوچھا کہ یہ صورت اور نہ کس کا ہے یہودیوں نے کہا کہ یہ قیصر کا ہے تو حضرت عیسی علیہ السلام نے ان کو بتایا:

"جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو اور جو خدا کا ہے وہ خدا کو ادا کرو[58]۔"

حضرت عیسی علیہ السلام کے اس جملے میں ایک مصلحت تھی اور وہ ناموافق حالات میں ٹکر لینا نہیں چاہتی تھی لیکن بعد میں اس کا مطلب یہ لیا گیا کہ دین اور دنیا الگ الگ چیزیں ہیں جب کہ دنیاوی کاموں میں دین کا کوئی تصرف اور تعلق نہیں ہے۔

پاپائیت اور معافی نامے

عیسائیت بارہ شاگردوں سے بڑھ کر میں منظم ہوگی اور اس کو "کلیسیا" کا نام دیا گیا۔ نگران کلیسیا آہستہ آہستہ تمام اختیارات حاصل کرتا رہا اور آخر کار ایک وقت آیا کہ ہر کام کلیسیا کے سب سے بڑے سربراہ کے ہاتھ میں آیا اس کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ حرف آخر سمجھ آگیا۔ پوپ جس چیز کو حلال کریں وہ حلال اور جس چیز کو حرام کریں وہ حرام اور جس کے گناہ کو معاف کرے اور جس کے قائم رکھے وہ قائم رہیں گے[59]۔ ان اختیارات کی بدولت کلیسیا کی ذمہ داران محلات، سونے ،چاندی کے برتنوں اور دیگر بیش قیمتی مال وزر کے مالک ہوگئے۔ مال و دولت کے ساتھ ساتھ حکومت بھی ان کی خاصی دخل ہوگی۔

مال و دولت کو جمع کرنے کے لئے معافی نامہ میں فروخت ہونے لگے ہر گناہ کی قیمت مقرر کی گئی بقول پادری خورشید عالم:

"اربن دوم نے پہلی صلیبی مہم کے لیے مغفرت نامے فروخت کرنا شروع کیے تاکہ ان کی عزیزوں کی روحیں جو اعراف میں محبوس ہیں رہائی پائیں۔۔۔۔۔ عوام نے آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا دھڑا دھڑ مغفرت نامے فروخت کرنا شروع کر دیئے اب چرچ کے اہلکاروں کو دولت کمانے کا حربہ ہاتھ آیا جس کے نتیجے میں کلیسیا بداخلاق بن گئی[60]۔"

مختصر موجودہ عیسائی مشن اور تبشیر، عقیدہ صلیب، عقیدہ کفارہ، عقیدہ تثلیث، شریعت کی منسوخی، ختنہ کی منسوخی اور معافی ناموں کی فروخت وغیرہ کی تعلیمات پھیلاتے ہیں۔

خلاصہ

قرآن کریم کی مختلف آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل تعلیمات کا ذکر کیا گیا ہے کہ جس کے لیے آپ مبعوث ہوئے تھے ان میں توحید بنیادی چیز تھی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد بہت سے خود ساختہ عقائد اس میں شامل کر لیے گئے ہیں، مثلاً اس میں حضرت عیسیٰ کو "بندہ و رسول" کے بہ جائے خدا اور خدا کا بیٹا بنا لیا گیا ہے۔ اناجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے مشن کو اس وضاحت کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا جس طرح قرآن مجید میں پیش کیا گیا ہے، عصر حاضر کی عیسائیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے تعلیمات سے الگ ایک راستہ اپنائے ہوئے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃ مریم19: 22،27،28

2 سورۃ مریم19:29-31

3 سورۃ الزخرف43: 63

4 سورۃ آل عمران3: 51

5 مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن 1: 254-255، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور (س۔ن)

6 سورۃ الزخرف43: 63

7 سورۃ المائدہ5: 110

8 سورۃ آل عمران3: 3

9 سورۃ آل عمران3: 50

10 ابن کثیر، عماد الدین ابوالفدا اسماعیل، تفسیر ابن کثیر، مترجم محمد جوناگڑھی 1: 66، المیزان، لاہور، 2014ء

11 سورۃ الصف61: 6

12 کتاب مقدس، انجیل یُوحنا، باب14، آیت:16،17

13 کتاب مقدس، انجیل یُوحنا، باب14، آیت:30

14 کتاب مقدس، انجیل لوقا، باب3، آیت17

15 انجیل مقدس، کتاب متی، باب3، آیت: 1تا3

16 انجیل مقدس، کتاب متی، باب3، آیت: 13

17 مقدس، انجیل متی، باب4، آیت17،12
18 کتاب مقدس، انجیل سلاطین(1)، باب16، آیت:17
19 کتاب مقدس، انجیل سلاطین، باب19، آیت1تا9
20 کتاب مقدس، انجیل لوقا باب11، آیت:51
21 کتاب مقدس، انجیل متی، باب22، آیت37،36
22 کتاب مقدس، انجیل لوقا، باب4، آیت8
23 کتاب مقدس، انجیل یوحنا، باب17، آیت:3
24 کتاب مقدس، انجیل متی، باب19، آیت17
25 کتاب مقدس، انجیل متی، باب6، آیت:10،9
26 کتاب مقدس، انجیل متی، باب5، آیت:17تا20
27 کتاب مقدس، انجیل متی، باب5، آیت:21تا26
28 کتاب مقدس، انجیل متی، باب5، آیت:27تا30
29 کتاب مقدس، انجیل متی، باب5، آیت:31تا36
30 کتاب مقدس، انجیل متی، باب6، آیت:1تا15
31 کتاب مقدس، انجیل متی، باب6، آیت:16تا18
32 کتاب مقدس، انجیل متی، باب5، آیت:38تا42
33 کتاب مقدس، انجیل متی، باب5، آیت:43تا48
34 کتاب مقدس، انجیل لوقا، باب11، آیت:9تا13
35 کتاب مقدس، انجیل متی، باب6، آیت:10،9
36 کتاب مقدس، انجیل متی، باب11، آیت:28تا30
37 کتاب مقدس، انجیل متی، باب10، آیت:39تا41
38 کتاب مقدس، انجیل متی، باب10، آیت:28
39 کتاب مقدس، انجیل متی، باب6، آیت:20،19
40 کتاب مقدس، انجیل متی، باب6، آیت:24تا33
41 کتاب مقدس، انجیل متی، باب23، آیت:2تا28
42 کتاب مقدس، انجیل لوقا، باب6، آیت:42،41،38،37
43 کتاب مقدس، انجیل متی، باب1، آیت:21
44 کتاب مقدس، انجیل حزقیل، باب18، آیت:20
45 کتاب مقدس، انجیل گنتی، باب15، آیت:31

46 کتاب مقدس، انجیل استثنا، باب 24، آیت: 16

47 کتاب مقدس، انجیل متی، باب 4، آیت: 17

48 کتاب مقدس، انجیل متی، باب 3، آیت: 11

49 کتاب مقدس، انجیل اعمال، باب 2، آیت: 22

50 کتاب مقدس، انجیل متی، باب 5، آیت: 17

51 کتاب مقدس، انجیل متی، باب 5، آیت: 19

52 کتاب مقدس، انجیل گلتیوں، باب 3، آیت: 13

53 کتاب مقدس، انجیل گلتیوں، باب 3، آیت: 23تا25

54 کتاب مقدس، انجیل گلتیوں، باب 5، آیت: 16تا18

55 کتاب مقدس، انجیل پیدائش، باب 17 آیت: 10

56 انجیل مقدس، کتاب پیدائش، باب 17 آیت: 12

57 انجیل مقدس، کتاب گلتیوں، باب 5، آیت: 6،5،4،2

58 کتاب مقدس، انجیل متی، باب 22، آیت: 15تا21

59 مودودی، ابوالاعلیٰ، نصرانیت قرآن کی روشنی میں: 79، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور (س۔ن)

60 خورشید عالم، تواریخ کلیسیائے رومتہ الکبریٰ: 140-142، پنجاب ریلجس بک سوسائٹی، لاہور، 1961ء